چاندی کی مچھلی

مسعود احمد برکاتی

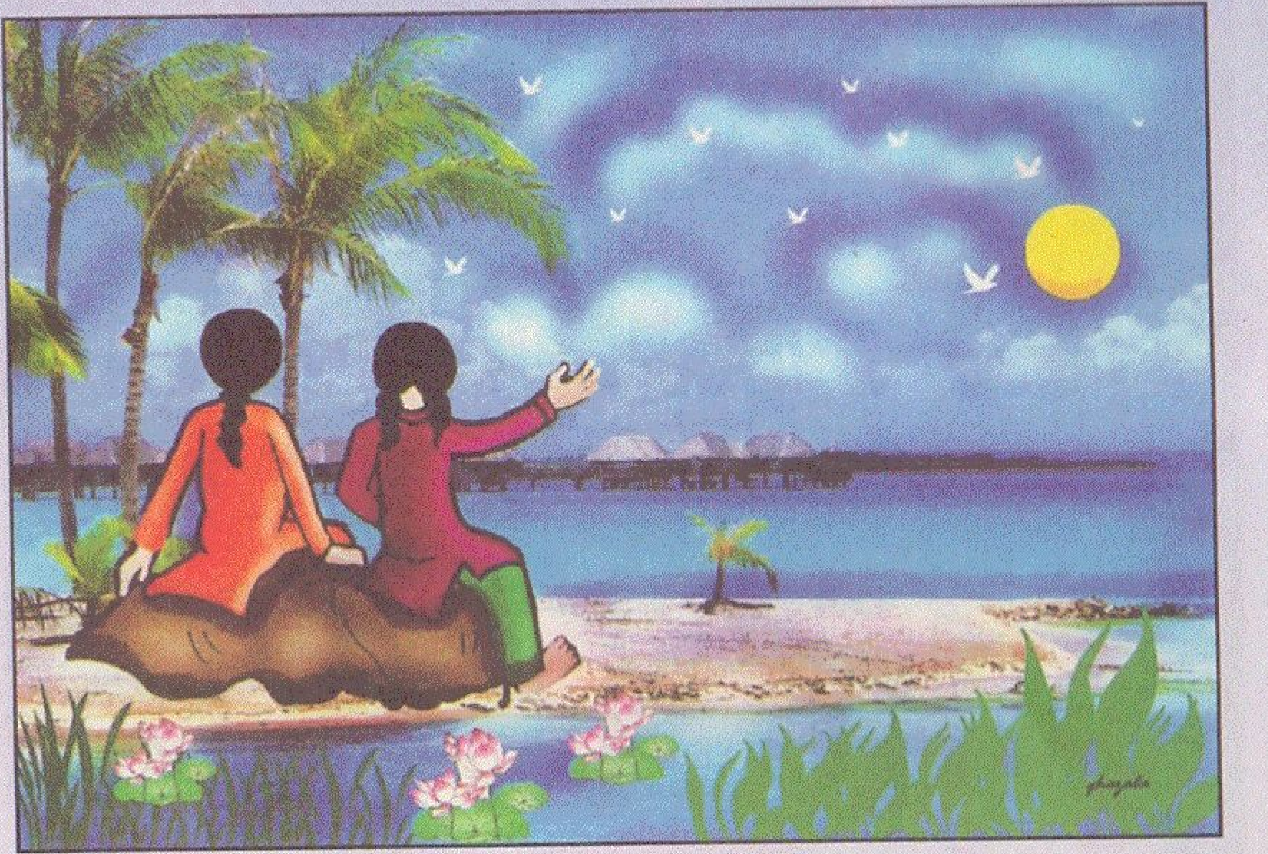

زرینہ اور شرلی سمندر کے کنارے اپنی چھٹیوں کے دن گزار رہی تھیں۔ وہیں ان کی دوستی ایک اور لڑکی سے ہوگئی۔ اس کا نام دینا تھا اور وہ قریب ہی ایک بورڈنگ ہاؤس میں رہتی تھی۔ ایک روز ان لڑکیوں نے یہ پروگرام بنایا کہ تینوں شہر سے باہر سمندر کی ایک خوش نما کھاڑی پر جا کر پکنک منائیں۔ زرینہ اور شرلی مقررہ وقت پر اس کھاڑی پر پہنچ گئیں اور دینا کا انتظار کرنے لگیں۔ زرینہ بولی: ''اب تک تو دینا کو آ جانا چاہیے تھا۔''

شرلی نے کہا: ''ہاں آتی ہی ہوگی۔ آؤ تب تک قریب جا کر پانی کی لہروں سے لطف اُٹھائیں۔''

دونوں لڑکیاں سمندر کی جانب چلنے ہی والی تھیں کہ ایک بڑی سی گیند کہیں سے آ گری۔ گیند پر چوڑی چوڑی رنگین پٹیاں بنی ہوئی تھیں۔ سمندر کے ساحل پر لوگ اکثر اس طرح کی گیند سے کھیلتے ہیں، اس لیے اسے بیچ بال کہا جاتا ہے۔

''ارے یہ گیند کس نے پھینک دی۔'' شرلی نے حیران ہو کر پوچھا۔

زرینہ نے دوڑ کر گیند اُٹھالی۔ اب جو اس نے گیند اُٹھائی تو دیکھا کہ اس میں ایک تصویر لگی ہوئی ہے۔ زرینہ نے تصویر کو گیند سے علاحدہ کر لیا۔ تصویر اسی لڑکی دینا کی تھی۔ تصویر کے ایک کونے پر چاندی کی ایک چھوٹی سی مچھلی اٹکی ہوئی تھی اور تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا: ''مہربانی کر کے اس مچھلی کر مرمیڈ گفٹ شاپ پہنچا دو، لیکن اس لڑکی سے ہوشیار رہنا جو دھاری دار ہیٹ پہنے ہوئے ہے۔''

دونوں لڑکیاں حیران ہو کر سوچنے لگیں کہ آخر یہ سب کیا ہے۔ عین اسی وقت انھوں نے دیکھا کہ ایک کشتی سے کوئی لڑکی اُتر رہی ہے۔

''دیکھو زرینہ! وہ کون آرہا ہے۔'' شرلی نے کہا۔

زرینہ نے آنے والی لڑکی کو دیکھ کر کہا: ''ارے، یہ تو دھاری دار ہیٹ پہنے ہوئے ہے۔ دینا نے اسی لڑکی سے ہوشیار رہنے کی تاکید کی ہے۔''

آنے والی لڑکی نے دور ہی سے انھیں پکارا: ''ٹھیرو، وہ گیند مجھے دے دو۔ وہ تمھاری نہیں ہے۔''

شرلی نے زرینہ سے پوچھا: ''بتاؤ، اب کیا کریں۔''

زرینہ نے جلدی سے مچھلی اور تصویر کو گیند سے الگ کرلیا اور گیند آنے والی لڑکی کی طرف پھینک دی۔ اِدھر وہ لڑکی گیند اُٹھانے کو جھکی اور اُدھر یہ دونوں وہاں سے تیزی سے چل پڑیں۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئی تھیں کہ دیکھا تو سامنے سے ایک لڑکا راستہ روکنے کے لیے چلا آرہا ہے۔ دوسری طرف سے وہ لڑکی بھی ان کی طرف بھاگتی چلی آرہی تھی۔ اس نے چیخ کر کہا: ''کلائیو! ان لڑکیوں کو جانے نہ دینا۔''

اب تو زرینہ اور شرلی بڑی گھبرائیں۔ زرینہ کو پہاڑی کا ایک کنارہ نظر آیا۔ اس نے شرلی سے کہا: ''آؤ اُدھر بھاگیں، شاید اُدھر سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ مل جائے۔''

یہ لڑکیاں اس طرف دوڑیں۔ پہاڑی کا یہ حصہ کچھ بلندی پر جا کر ختم ہو گیا تھا اور اس کے آگے ایک گہری کھائی تھی۔ کھائی کے دوسرے جانب پھر پہاڑی سلسلہ چلا گیا تھا، مگر جب یہ لڑکیاں اس کھائی تک پہنچ گئیں تو شرلی بولی: ''یہ کھائی تو بہت چوڑی ہے۔

اس کو کیسے پار کریں۔''

اتنے میں وہ لڑکا بالکل ان کے قریب آ گیا۔ زرینہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، فوراً چھلانگ لگا دی اور کھائی پار کر کے وہ پہاڑی کے دوسرے حصے پر پہنچ گئی۔ جب شرلی نے اس پر سے چھلانگ لگائی تو اس کا ایک پیر پہاڑی کے دوسرے سرے پر آ چکا تھا، مگر دوسرا ابھی ہوا میں معلق تھا کہ زرینہ نے فوراً شرلی کا ہاتھ پکڑ لیا اور زور سے اسے اپنی جانب گھسیٹ لیا۔

پھر دونوں لڑکیاں وہاں سے بھاگنے لگیں۔ پیچھے پیچھے وہ لڑکا شیطان کی طرح بھاگتا چلا آ رہا تھا۔ اب یہ لڑکیاں سڑک کے قریب پہنچ گئی تھیں۔ اتفاق سے ان ہی لڑکیوں کے اسکول کی بس اِدھر سے گزر رہی تھی۔ لڑکیاں دوڑ کر اس میں سوار ہو گئیں اور تعاقب کرنے والا لڑکا اپنا سا منھ لے کر رہ گیا۔

پندرہ منٹ بعد زرینہ اور شرلی شہر کے بازاروں میں وہ دکان تلاش کر رہی تھیں، جس کا پتا دیا گیا تھا۔ اتنے میں انھیں اسی دکان کا سائن بورڈ دکھائی دے گیا۔ شرلی بولی: ''وہ دیکھو، لکھا ہے، مرمیڈ گفٹ شاپ، مگر دینا نے یہ کیوں لکھا ہے کہ یہ مچھلی اس دکان میں کام کرنے والی لڑکی کو دے دی جائے۔''

''چلو، ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔'' جب یہ دکان کے اندر داخل ہوئیں تو وہاں انھیں ایک لڑکی ملی۔ اس نے پوچھا: ''کہو، کیا لینا ہے۔''

زرینہ تصویر اور مچھلی دکھا کر بولی: ''ہم لوگ یہ لائے ہیں، اسے دینا نے بھیجا ہے۔ اس نے یہ پرانے لائٹ ہاؤس سے گیند کے ساتھ پھینکا تھا۔''

''ہاں یہ دیکھو۔''

شرلی نے پوچھا: ''کیا ہے؟''

مچھلی پر ایک نقشہ بنا ہوا ہے، جس میں ساحل کی مختلف کھاڑیاں دکھائی گئی تھیں۔ مچھلی کے منھ کے پاس جو کھاڑی دکھائی گئی تھی اس کا نام ''لائٹ ہاؤس کھاڑی'' اور پیٹ کے پاس ''اسٹار کھاڑی'' تھی۔ اسی طرح دم سے ذرا پہلے ''ڈالفن کھاڑی'' تھی۔

زرینہ بولی: ''تو پھر سارا بھید ان ہی تین کھاڑیوں میں ہوگا۔''

ڈلسی نے کہا: ''اب مجھے اپنے بھائی سے فوراً رابطہ کر کے اسے یہ سب بتا دینا چاہیے۔''

زرینہ بولی: ''اچھا تم رابطہ کرو اور ہم لوگ ساحل کی طرف جا رہے ہیں۔ اگر دینا کہیں نظر آ گئی تو اس کی مدد کریں گے۔''

ڈلسی نے کہا: ''دیکھو وہ لوگ بڑے خطرناک ہیں، بہت ہوشیار رہنا۔''

شرلی بولی: ''تم پریشان نہ ہو، ہم کوئی حماقت نہیں کریں گے۔''

شہر سے روانہ ہو کر یہ لڑکیاں پھر ساحلی چٹانوں پر گھومنے لگیں۔ پہلے یہ اسٹار کھاڑی پہنچیں۔ زرینہ بولی: ''یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے اور لائٹ ہاؤس کھاڑی پر بھی کسی بات کی اُمید نہیں، چلو ڈالفن کھاڑی چلتے ہیں۔ لہٰذا یہ دونوں بڑی احتیاط سے ڈالفن کھاڑی پہنچیں۔

شرلی نے کہا: ''ہم لوگوں کو چھپ کر کام کرنا چاہیے، اگر ان اسمگلروں کو ہماری موجودگی کا علم ہو گیا تو پھر ہماری خیر نہیں۔'' وہ دونوں پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھ کر دور سے کھاڑی کو دیکھنے لگیں۔ چند لمحوں بعد انھوں نے دیکھا کہ وہی لڑکی اور وہی لڑکا ایک اور

آدمی کے ساتھ دور سامنے ایک غار کے پاس موجود ہیں اور وہیں پر دینا بھی ہے۔ شرلی بولی: ''وہ تینوں ایک کشتی پر کچھ لاد رہے ہیں اور دینا کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہیں، اب ہم کیا کریں۔''

زرینہ بولی: ''کرنا کیا چاہیے، دینا کو وہاں سے نکالنا ہے۔ میں ذرا ایک پیالی لے آؤں۔''

''پیالی؟'' شرلی نے حیران ہو کر پوچھا: ''پیالی سے کیا ہوگا۔''

زرینہ نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اسے چپ کرایا۔ پھر وہ اپنے پکنک کے سامان میں سے ایک پیالی نکال لائی۔

یہ لڑکیاں جس جگہ بلندی پر بیٹھی تھیں، اس کے بالکل سامنے ہی وہ غار تھا۔ درمیان میں سمندر کا پانی۔ زرینہ نے بالکل کنارے پر کھڑے ہو کر پیالی کو بڑے زور سے چٹان پر کھینچ مارا۔ پیالی کے ٹوٹنے سے آواز پیدا ہوئی تو وہ لوگ اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے۔ ایک آدمی نے پوچھا: ''کلائیو! تم نے سنا، یہ کیا تھا۔''

لڑکا بولا: ''کچھ اس طرف سے گرا ہے، آیئے ابا جان! چلیں دیکھیں کیا ہے۔''

اِدھر یہ لوگ آواز کا کھوج لگانے چلے اور اُدھر یہ دونوں لڑکیاں پہاڑی سے اُتر کر دینا کی طرف دوڑیں۔ جب یہ دینا کے پاس پہنچ گئیں تو وہ حیران ہو کر بولی: ''ارے زرینہ اور شرلی تم! میں تو سمجھی تھی کہ اب میں تم لوگوں کو کبھی نہ دیکھ سکوں گی۔ یہ لوگ تو مجھے فرانس لے جا رہے ہیں۔''

''لیکن دینا! آخر اس کا مطلب کیا ہے۔'' زرینہ نے پوچھا۔

دینا بولی: ''یہ لوگ اسمگلر ہیں۔ فرانس سے سامان لاتے ہیں اور ان کھاڑیوں کو انھوں نے اڈا بنا رکھا ہے۔ آج صبح میں نے دوربین لگا کر پرانے لائٹ ہاؤس سے انھیں دیکھا، مگر ان لوگوں نے مجھے دیکھ لیا۔ میرے پاس صرف اتنا وقت تھا کہ میں اپنی مچھلی پر ایک نقشہ بنا دوں اور اسے گیند میں باندھ دوں۔ پھر جب میں نے تم لوگوں کو دیکھا تو میں نے گیند کو کھڑکی میں سے تمھاری طرف پھینک دی۔''

ابھی دینا کی رسیاں کھلی ہی تھیں کہ شرلی بولی: ''ارے غضب ہو گیا، اسمگلر آ رہے ہیں۔'' واقعی سامنے سے اسمگلر باپ اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ چلا آ رہا تھا۔

شرلی بولی: ''اب ان سے بچنا محال ہے۔ یہ اتنے قریب آ گئے ہیں......''

زرینہ غار کے اندرونی حصہ کی طرف لپکتے ہوئے بولی: ''جلدی کرو، اس اندرونی کمرے میں دوڑ چلو اور دروازہ اندر سے بند کر لو۔''

تینوں لڑکیاں دوڑ کر اندرونی کمرے میں پہنچ گئیں اور سب نے زور لگا کر دروازے کو اندر سے بند کر لیا۔ باہر سے اسمگلروں نے آواز دی: ''بے وقوف لڑکیو! تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکو گی۔ دروازہ کھول دو، ورنہ ہم لوگ اسے توڑ دیں گے۔''

شرلی نے کہا: ''زرینہ یہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔ باہر جانے کا صرف یہی ایک راستہ ہے اور اس پر یہ لوگ کھڑے ہیں۔ دوسری طرف سمندر ہے۔''

لڑکیاں ابھی کھڑی ہوئی تھی کہ دروازہ ہلنا شروع ہو گیا۔

شرلی بولی: ''ارے یہ لوگ کسی بڑے شہتیر سے دروازہ توڑ رہے ہیں۔ اب کیا ہو گا۔ ہم لوگ بہت بُری طرح پھنس گئے ہیں۔''

زرینہ بولی: ''نہیں، گھبراؤ نہیں، پانی کے نیچے سے باہر جانے کا راستہ ضرور ہوگا۔ میں اسے تلاش کرتی ہوں۔'' اتنا کہہ کر اس نے سمندر میں چھلانگ لگادی۔

عین اسی وقت دروازہ ٹوٹ گیا۔ اسمگلر کی بیٹی نے کہا: ''وہ دیکھو اس لڑکی نے چھلانگ لگادی۔''

اسمگلر بولا: ''اس کے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔''

ادھر زرینہ سانس روکے ہوئے پانی کے نیچے تیرتی ہوئی چلی جارہی تھی۔ آخر وہ غار کے دہانے تک پہنچ گئی اور اس کے باہر نکل گئی۔ پھر کھلے سمندر میں اس نے اپنا سر پانی سے باہر نکالا اور سانس لی۔ اس کے بعد وہ تیرتی ہوئی کنارے تک پہنچ گئی۔ دور ایک کشتی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ سوچنے لگی کہ کاش میں اس کشتی والے کو اپنی طرف متوجہ کرسکتی۔

ادھر غار کے اندر اسمگلر نے ان دونوں لڑکیوں سے کہا: ''مجھے نہیں معلوم کہ تمھاری ساتھی کا کیا حشر ہوا۔ بہرحال ہم لوگوں کو فرانس جانا ہے ایک کشتی ہماری منتظر ہے۔''

اور واقعی ایک کشتی کنارے پر کھڑی ہوئی تھی۔ اسمگلر کی بیٹی اس پر سوار ہوچکی تھی۔ وہ دونوں لڑکیوں سے بولی: ''اور تم دونوں بھی ہمارے ساتھ فرانس چلو گی۔ ہم اس وقت تک تم کو قیدی بنا کر رکھیں گے، جب تک ہمارا سامان نہیں آجاتا۔''

عین اسی وقت سامنے سے ایک اور کشتی آگئی۔ دینا بولی: ''وہ دیکھو اس کشتی پر میری بہن ڈلسی اور میرے بھائی ہیں اور ان کے ساتھ کسٹم کے آدمی بھی ہیں۔ اب ہم لوگ محفوظ ہیں۔''

کسٹم کے آدمیوں نے کشتی سے اُتر کر ان تینوں اسمگلروں کو گرفتار کرلیا اور انھیں

ہتھکڑیاں پہنا دیں۔ زرینہ نے بعد میں بتایا کہ اس نے کیا کام کیا تھا۔ جس وقت وہ سمندر میں سے نکل کر خشکی پر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ ایک کشتی پر ڈلسی اور اس کا بھائی کسٹم کے آدمیوں کے ساتھ چلے آ رہے ہیں۔ زرینہ نے ان کو بڑے زور سے پکارا اور ہاتھوں سے اشارہ بھی کیا۔ جب یہ لوگ آ گئے تو زرینہ نے ان کو سب کچھ بتا دیا۔ پھر یہ لوگ فوراً ڈالفن کھاڑی کی طرف روانہ ہو گئے۔ بعد میں پھر تینوں لڑکیوں نے اپنی پکنک شاندار طریقے سے منائی۔ دینا، ڈلسی اور اس کے بھائی نے زرینہ اور شرلی کا بہت بہت شکریہ ادا کیا، کیوں کہ ان کی وجہ سے یہ چالاک اسمگلر گرفتار کیے گئے تھے۔ ☆

گھر کے ہر فرد کے لیے مفید

ماہنامہ

ہمدرد صحت

صحت کے طریقے اور جینے کے قرینے سکھانے والا رسالہ

✠ صحت کے آسان اور سادہ اصول ✠ نفسیاتی اور ذہنی اُلجھنیں

✠ خواتین کے صحی مسائل ✠ بڑھاپے کے امراض ✠ بچوں کی تکالیف

✠ جڑی بوٹیوں سے آسان فطری علاج ✠ غذا اور غذائیت کے بارے میں تازہ معلومات

ہمدرد صحت آپ کی صحت و مسرت کے لیے ہر مہینے قدیم اور جدید

تحقیقات کی روشنی میں مفید اور دل چسپ مضامین پیش کرتا ہے

رنگین ٹائٹل --- خوب صورت گٹ اپ --- قیمت: صرف ۴۰ روپے

اچھے بک اسٹالز پر دستیاب ہے

ہمدرد صحت، ہمدرد سینٹر، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی